السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

''ربنالک الحمد'' نماز میں بآواز بلند کہنا چاہیے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بخاری شریف کی اس روایت سے بآواز بلند کہنا ثابت ہوتا ہے:

عن رفاعة بن رافع الزرقی قال: کنا یوما نصلی وراء النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فلما رفع رأسه من الرکعة، قال: ((سمع اللہ لمن حمده)) قال رجل وراءه: ربنالک الحمد، حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیه، فلما انصرف، قال: ((من المتکلم؟)) قال: ((أنا، قال: ((رأیت بضعة وثلاثین ملکا یبتدرونها، أیهم یکتبها أول))[1]

رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا کہ ہم لوگ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے، آپ نے جب رکوع سے سر مبارک اٹھایا، فرمایا: ''سمع اللہ لمن حمده'' آپ کے پیچھے ایک شخص نے کہا: '' ربنالک الحمد، حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیه'' پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے، فرمایا: کس نے یہ کلمات کہے؟ اس شخص نے کہا: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیس اور چند فرشتوں کو میں نے دیکھا، جھپٹتے تھے ان کلموں کی طرف کہ کون ان کو پہلے لکھے گا۔''

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اس صحابی نے یہ کلمات بآواز بلند کہے تھے ،جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا اور انکار نہ فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ بآواز کہنا درست ہے، ورنہ آپ ضرور منع فرماتے۔

---

[1] (صحیح البخاري، رقم الحدیث ٦٦،)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاة، صفحہ: 193

محدث فتویٰ